قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰلِ عمران: 74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر ابو سعید
Online Edition
منگل 17 دسمبر 2019ء | 19 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 1 شمارہ: 4

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَهِیۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۲﴾

(المائدہ: 2)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو عہدوں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال قرار دیئے گئے سوائے اس کے جو تم پر پڑھا جاتا ہے۔ مگر شکار کو حلال قرار دینے والے نہ ہو جانا جبکہ تم اِحرام کی حالت میں ہو۔ یقیناً اللہ وہی فیصلہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

اُحد پہاڑ سے محبت

غزوہ احد کے دوران آنحضرت ﷺ کے 70 صحابہ نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کو احد پہاڑ کے دامن میں دفنایا گیا ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لارہے تھے کہ احد پہاڑ سامنے آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب خرص التمر حدیث 1387)

فرمان خلیفہ وقت

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آج ہمارا کام ہے کہ آپؑ کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھائیں، توحید کو اپنے دلوں میں راسخ کریں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلے میں دنیا اور اس کی آسائشوں کو پسِ پشت کریں وہاں اپنے اندر ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اس معاشرے کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ آج دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے سے انکاری ہے اور ہر سال کافی بڑی تعداد میں لوگ خدا کے وجود سے انکاری ہوتے چلے جا رہے ہیں اور مذہب کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں، عیسائیت میں بھی اور دوسرے مذاہب میں بھی بلکہ بعض دفعہ مسلمانوں میں بھی۔ پس جو یہ لوگ انکاری ہو رہے ہیں تو ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہم اپنے دلوں میں پیدا کر کے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18اکتوبر2019ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

آسمانی فیوض کی راہیں کھلی ہیں

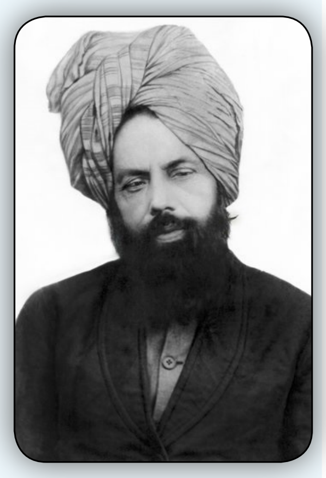

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر یک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دُور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خودبخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں ہر گز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جب کہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گزشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے ۔ پراُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے، یہی ہے جو خدانے فرمایا وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتۡمًا مَّقۡضِیًّا الخ یعنی اے بُرو اور اے نیکو! تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گزر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دئے جائیں گے لیکن وہ جو اپنے نفس امّارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائے گی۔ پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تاتم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔“

(کشتی نوحؑ ،روحانی خزائن جلد 19صفحہ 25-26)

اداریہ

ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ

آج کے اداریہ کا عنوان ایک قرآنی آیت ہے جس کے معنی ہیں کہ یہ محض میرے رب کے فضل سے ہے۔قرآن کریم سے معلوم ہوتاہے کہ یہ الفاظ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہیں۔ جب ملکہ سبا کا تخت ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ۔سورۃ النمل کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک سبق سکھلایا ہے۔ حضرت سلیمانؑ ایسے نبی تھے جن کے پاس دنیوی مال ، جلال اور جاہ و حشمت بھی تھی۔ جب ایک ملکہ کا تخت پیش ہوا تو کبروغرور کی بجائے اسے ایک فضل الٰہی جا نا اور کہا لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ کہ تا وہ (اللہ) مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سارےواقعہ میں ایک بڑا سبق دعوت الی اللہ کا بھی ہے ایک طرف حضرت سلیمانؑ اپنی تعلیم و تربیت کے لئے خدائے عزوجل کا شکر ادا کر رہے ہیں اور دوسری طرف ملکہ سبا کو اس کی حیثیت بتانے کاسبق دینا چاہتے ہیں کہ اس تخت پر گھمنڈ کرنے کی ضرورت نہیں یہ معمولی شئے ہے۔

جہاں تک لفظ ’’فضل‘‘ کا تعلق ہے۔ اقرب الموارد میں لکھا ہے کہ فضل کے معنی ایسے احسان کے ہیں جو کسی پر اس کے کام کے بغیر ابتداءً احسان کرنا فضل کہلاتا ہے۔
(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 494)

گویا خدا کی خدائی اور ماں کی ممتا کی کہانی ہے کہ مخلوق کے کچھ کئے بغیر اور اولاد کا ماں کے لئے کچھ کرے بغیر اللہ اورماں کی رحیمیت جوش میں آتی ہے اور اللہ اپنی مخلوق اورماں اپنی اولاد پر فضل و احسان کرتی ہے۔ اسلامی تعلیم میں اسے ’’الرحیم‘‘ کے لفظ میں بیان کیا گیا ہے۔یعنی بِن مانگے دینے والا۔

احباب جماعت عالمگیر پر روزنامہ ’’الفضل‘‘ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں میں سے ایک احسان اور فضل ہےاور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ (خلیفہ کا درجہ ماں جیسا ہوتا ہے جو اپنے ماننے والوں پر ایسے بے شمار احسان اور فضل کرتا ہے جو پیروکاروں کے مطالبہ کے بغیر ہوتا ہے) کا بھی احباب جماعت پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ الفضل کی صورت میں ایک علمی، تربیتی، روحانی، اخلاقی، دینی اور دنیوی نہر جاری فرمادی۔ جس کاایک راجباہ اب آن لائن کی صورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک سر پرستی اور نگرانی میں مورخہ 13دسمبر2019ءسے جاری ہوا ہے۔ اللہ اس روحانی پانی سے تمام دنیا کو سیراب کرے۔

آج ہم میں ہر احمدی کی علی الاعلان دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق حقیقی خدائے عزوجل اللہ میاں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس نہر کے اجراء پر سرعام یہ اعلان اور آوازوپکار ہے۔

ھٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ

کہ یہ ’’الفضل‘‘ بھی میرے رب کے فضل میں سے ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آغاز میں اس اخبار کانام ’’فضل‘‘ ہی عطافرمایاتھا۔ اس لئے اب ہم میں سے ہر ایک مرد وزن کا فرض ہے کہ

1. اپنے خداتعالیٰ کے شکر گزار بندے بن جائیں۔
2. اللہ نے آسمان سےہمارے لئے مائدہ اُتارا ہے جس سے ہم نے استفادہ کرنا ہے۔ خود بھی اسے پڑھنا ہے، اپنی اولادوں کو بھی پڑھانا ہے اور دینی تعلیم کو اپنے جسموں میں اُتار کر اپنے اندر ایسے رنگ بھرنے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کی وجہ سے اصحاب رسولؐ جیسے لگنے لگ جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منظوم قطعہ ہم میں سے ہر ایک پر لاگو ہو۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

مجھے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ جب ’’الفضل‘‘ آتاتھا تو میں نے اپنی اولاد کو بتا رکھا تھا کہ اول تو سارے اخبار سے گزرو۔ اگر نہیں تو پہلا صفحہ جس میں قرآن، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمودات خلیفۃ المسیح ہیں ضرور پڑھو۔ ہمیں یاد ہے کہ ہم بہن بھائی جب صبح ناشتہ کے لئے چنگیر کے اردگرد بیٹھا کرتے تھے تو ہماری ماں ہمیں یہ کہا کرتی تھیں کہ پہلے الفضل کا پہلا صفحہ پڑھ کر سناؤ۔ یہی دراصل خلاصہ ہےاخبار کااوریہی ہماری فیملی کلاس ہوا کرتی تھی۔

ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت مرز شریف احمدؓ کے درمیان بحث چھڑ گئی کہ علم اچھا ہے یا مال۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گزر اپنے ان بچوں کے قریب سے ہوا تو گفتگو سن کر فرمایا نہ علم اچھا ہے نہ مال۔ محض خداکا فضل اچھا ہے۔

پس ’’آج الفضل‘‘ خدا کے فضل کی صورت میں ہمارے سامنےہے۔ اس فضل کو اپنے اندر جذب کرنا اور اپنے بچوں کو اس سے فیض یاب کرانا بہت ضروری ہے۔اللہ کا فضل ’’الفضل‘‘ کی صورت میں جو نازل ہوا ہے اس کی اشاعت اپنے عزیزو اقارب، اہل خانہ اور دوست احباب میں بذریعہ ویب اور سوشل میڈیا بڑھائیں اور اسے پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

*****

دربار خلافت

اللہ آپ کو نظام خلافت کا وفادار بنائے

جلسہ سالانہ پرتگال 2019ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کا اردو ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پرتگال 2019ء کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں فرماتے ہیں۔

آپ کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتوں اور نعمتوں میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ منفرد اجتماع ہمیں اپنے دلوں کو پاک کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے تاکہ ہم تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔ یہ جلسہ ہمیں اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دین یعنی اسلام کے متعلق علم کوبڑھانے کی توفیق دیتا ہے۔ اس طرح ہم زیادہ بہتر رنگ میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوسکتے ہیں۔

جلسہ کے ان ایام میں آپ اپنے اندر مکمل طور پر دنیا کی محبت کو ختم کردیں اور کلیۃً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے نبی ﷺ کی محبت کو فوقیت دیں اور کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کے متعلق ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس نیت کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے۔

آپؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے :میں نہیں چاہتا کہ اس زمانہ کے سجادہ نشینوں کی طرح اُن لوگوں کو جمع کروں جو میری بیعت میں آتے ہیں تاکہ وہ دنیاوی امتیاز کو ظاہر کریں۔بلکہ جس وجہ سے میں بھیجا گیا ہوں اس کی علت غائی یہ ہے کہ میں اللہ کی مخلوق کی اصلاح کروں۔

اس لیے کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہیں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران بھی، وقفہ میں بھی اور راتوں کو بھی دعائیں کرتے رہیں۔ پختہ عہد کریں کہ اے اللہ! ہم اس جلسے میں نیک نیتی کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں جس کا آغاز محض تیرے خدائی ارادے و تائید سے ہوا تھا۔ ہم جلسہ میں محض تیری رضا حاصل کرنے کے لیے اور تیرے ذکر میں بڑھنے کے لیے اورتیری محبت کے حصول کی خاطرشامل ہورہے ہیں۔ ہمیں ان تمام برکات کا وارث بنا جو تو نے اس جلسہ کے لیے مختص کی ہیں۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کر دے جو تو چاہتا ہے جس کے لیے تو نے اپنے سچے خادم حضرت محمد ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا تاکہ ہم پر خلوص نیت کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کرنے والوں میں شامل ہو سکیں۔

جلسہ کے بعد آپ لوگ اپنے دنیاوی معاملات میں مشغول ہو جائیں گے لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے کا تجربہ آپ کو تب ہی فائدہ دے سکتا ہے جب آپ دینی امور کو دنیوی معاملات پر ترجیح دیں گے۔ مذہب کو ہمیشہ ترجیح دیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر ایک احمدی کے ساتھ احمدیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی عزت وابستہ ہے۔

اللہ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے اور آپ کو جلسے کی کارروائی سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ کو بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنائے اور ہمیشہ نظام خلافت کا وفادار بنائے۔ اللہ آپ کو اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیکی اور تقویٰ میں بڑھتے ہوئے انسانیت اور اسلام کا مددگار بنائے۔ اللہ کا فضل آپ سب کے شامل حال ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 11۔اکتوبر 2019ء)

تبرکات

نماز تہجد پر اُٹھنے کے تیرہ طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

آپؓ فرماتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ تہجد پڑھنی تو ضرور چاہئے مگر رات کو اُٹھیں کیونکر؟ اس کا ایک ادنیٰ طریق میں پہلے بتا تا ہوں۔

اگر چہ اس میں نقصان بھی ہے مگر فائدہ بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل الارم والی گھڑیاں مل سکتی ہیں ان کے ذریعہ انسان جاگ سکتاہے۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کوبھروسہ ہوجاتاہے کہ وہ مجھے وقت پر جگا دے گی اس لئے رات کواٹھنے کی نیکی کی طرف جو توجہ اور خیال ہوناچاہئے وہ اس کو نہیں ہوتا۔ اگر اسے اٹھنے کا خیال ہوتا اور اسی خیال میں ہی اس کی آنکھ لگ جاتی تو گویا وہ ساری رات ہی عبادت کرتا رہتا۔ اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتاہے کہ اگر اٹھنے کو جی نہ چاہے تو انسان بجتے بجتے الارم کو بند کردیتاہے۔ لیکن اگر نیت اورارادہ سے سوئے گا تو وقت پر ضرور اٹھ کھڑا ہوگا۔ پھر ایسے لوگ جو گھڑی کے ذریعہ اٹھتے ہیں وہ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں نیند آتی ہے۔ اس کی بھی وجہ یہی ہے کہ وہ گھڑی سے اٹھتے ہیں نہ کہ اپنے طورپر۔ اس لئے یہ طریق کوئی مفید نہیں ہے۔ ہاں ابتدائی حالت کے لئے یا کسی خاص ضرورت کے وقت مفید ہوتاہے۔

میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اٹھنے میں مدد مل سکتی ہے تیرہ(13) ہیں۔ اگر کوئی شخص ان پر عمل کرے تومیں یقین رکھتاہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضروران میں کامیابی ہوگی۔یہ سب باتیں جومیں بیان کروں گاوہ قرآن وحدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ مگر یہ خداتعالیٰ کا مجھ پرخاص فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پرہی کھولی گئی ہیں اوراَوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔ اگر وقت تنگ نہ ہوتا تومیں قرآن کریم کی وہ آیات اور حدیثیں بھی بیان کردیتا جن سے میں نے اخذ کی ہیں مگر اب صرف نتائج ہی بیان کروں گا۔

پہلا طریق

پہلا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر (فطرت) میں قاعدہ رکھاہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیداہوئی ہے وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہوجاتاہے۔ اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔ مثلاً انسان کوجو بیماری بچپن میں ہووہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے، عُود کر آتی ہے۔ یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ سے رات کو اُٹھنے میں مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر الٰہی کرلے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتناعرصہ وہ ذکرکرے گا صبح اتناہی قبل اس کی آنکھ ذکرکرنے کے لئے کھل جائے گی۔

دوسرا طریق

دوسرا طریق یہ ہے کہ عشاء کی نمازکے بعدکسی سے کلام نہ کرے ۔رسول کریم ﷺ نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔گویہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپ ﷺ کلام کرتے رہے ہیں۔ مگر عام طورپر آپ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کردی جائیں تو انسان زیادہ جاگے گا اور صبح کو دیر سے اٹھے گا اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی اور مذہبی نہ ہوں گی تو ان کی وجہ سے توجہ دین سے ہٹ جائے گی ۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ عشاء کی نمازکے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے تاکہ دینی خیالات پرہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے ۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری فعل عشاء کی نمازکے بعد منع نہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کر لے۔ یہ دوسرا طریق ہے۔

تیسرا طریق

تیسرا طریق یہ ہے کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہے تو بھی تازہ وضوکرکے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتاہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی تازہ وضوکی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تووہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔ عام طورپر یہ دیکھا گیاہے کہ اگرکوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے اوراگر ہنستاسوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتاہے۔ اسی طرح جووضو کرکے نشاط سے سوتاہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق

چوتھا طریق یہ ہے کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھراس کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ آیت الکرسی ،پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کراپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اورایسا تین دفعہ کرتے تھے اورپھر دائیں طرف منہ کرکے یہ عبارت پڑھتے اَللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِی إِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِی إِلَیْکَ، وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِی إِلَیْکَ، رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً إِلَیْکَ، لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَی مِنْکَ إِلاَّ إِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِی أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعا)

اور اسی طرح ہرایک مومن کوچاہئے اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یاکوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے حتیّٰ کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتاہے عام طورپر وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی رہتی ہے۔ اس لئے جو شخص تسبیح و تحمید کرتے سوئے گا گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔ دیکھو عورتیں یابچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں توسوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں کیونکہ اس غم کا جوسوتے وقت ان کو تھا ان پر اثر ہوتاہے۔ لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا اس کے منہ سے تسبیح کی آوازہی نکلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خداتعالیٰ فرماتاہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (السجدہ:17)

یعنی ان کے پہلو بستروں سے اٹھے رہتے ہیں اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر تو بات درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مومن بھی سوتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ تسبیح کرتے کرتے سوتے ہیں اس لئے ان کی نیند، نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے اور اگر چہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت سوتے نہیں۔ ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اوروہ خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔

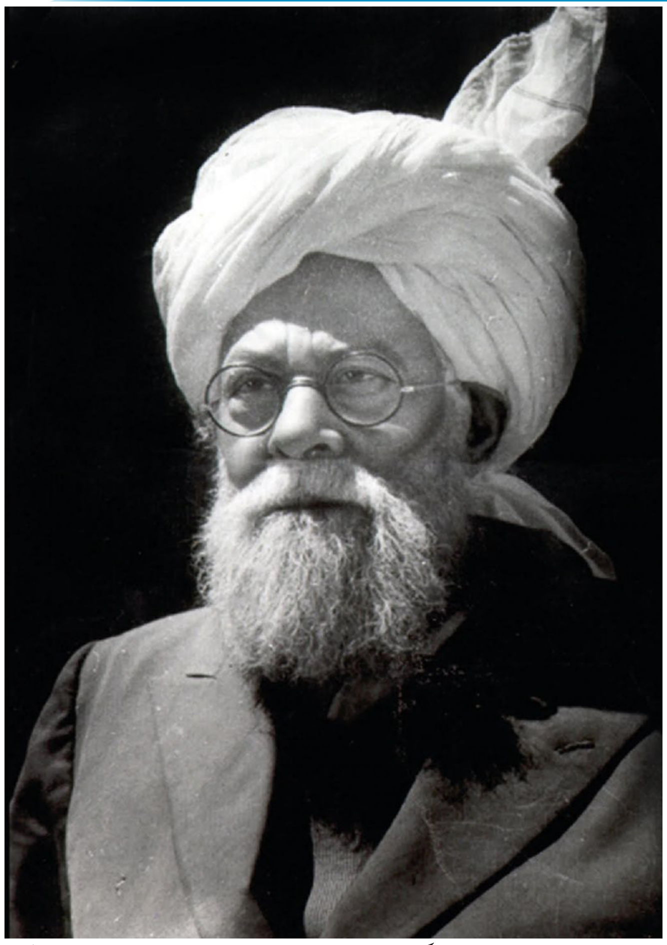

پانچواں طریق

پانچواں طریق یہ ہے کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کرلیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ انسان کے اندرخداتعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زورسے اپنے نفس کوکوئی حکم کرتاہے تووہ تسلیم کرلیتاہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔ پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کرلوکہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گو تم سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔

چھٹا طریق

چھٹا طریق ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے۔ عام طورپر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض تو خاص طورپر ادا کرتاہے مگر نفل میں سستی کر جاتاہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک اس کو ادا نہ کرےاور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اورتہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتاہے کہ وتر توپڑھے ہوئے ہیں، نفل نہ پڑھے تونہ سہی۔ مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا اور جب اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔ لیکن جیساکہ میں نے پہلے بتایاہے اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو۔ جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضروراٹھے گا ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق

ساتواں طریق بھی انہی لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عشاء کی نمازکے بعد نفل پڑھنے شروع کردیں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آجائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے۔

اس وقت سوئے۔ باوجوداس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی۔ یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق

آٹھواں طریق وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا۔میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر ہے مفید اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان دنوں میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق

نواں طریق یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھالیا جائے۔ یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے فوراً بعد۔ بہت دفعہ ایسا ہوتاہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم سُست کر دیتاہے۔ جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے۔

جب یہ طوق بھاری ہوجائے تو پھر روح کو دبا لیتاہے۔ اس لئے سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتاہے اور انسان کو سست کر دیتاہے۔

دسواں طریق

دسواں طریق یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہوکہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔ بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے بلکہ دور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کے سامنے جب ایک بُودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھالو، میں نہیں کھاتا۔ صحابہؓ نے کہا ہم بھی نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا تم کھالو میرے ساتھ تو فرشتے باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نہیں کھاتاکیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔تو غلاظت کو ملائکہ بہت ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سناتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھوئے بغیر سوگیا۔ رؤیا میں میں نے دیکھاکہ میرے بھائی صاحب آئے ہیں اور انہوں نے مجھے قرآن کریم دینا چاہا لیکن جب میں ہاتھ لگانے لگا تو کہا کہ ہاتھ نہ لگانا تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔ توبدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتاہے۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں۔ لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے۔ یہ طریق جسم کی صفائی کے متعلق ہے۔

گیارہواں طریق

گیارہواں طریق یہ ہے کہ بستر پاک و صاف ہو۔ بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھناچاہئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بارہواں طریق

بارہواں طریق ایساہے کہ عوام کو اس پر عمل کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتاہے۔ ہاں خاص لوگوں کے لئے نقصان دہ نہیں اور وہ یہ کہ میاں بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے لیکن آپ کی شان بہت بلند و ارفع ہے۔ آپؐ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا تھا مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جسمانی شہوت کااثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو بند کر دیتاہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے کہاہے کہ کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ کیوں نہ حد سے بڑھو؟ اس لئے کہ شہوانی جذبہ زیادہ بڑھ کر روحانیت کونقصان پہنچائے گا۔ پس وہ لوگ جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں وہ اگر اکٹھے سوئیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔ اس طرح ان کو شہوانی خیالات آتے رہیں گے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے سوتے جماع کرنے یا پیار کرنے لگ جاتے ہیں اس طرح روحانیت پربُرا اثر پڑتاہے اور اٹھنے میں سستی ہو جاتی ہے۔

تیرہواں طریق

تیرہواں طریق ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتاہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بُغض تو نہیں ہے۔ اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی۔ خواہ اس قسم کے خیالات ان پر پھر قابو پا ہی لیں۔لیکن رات کو سونے سے پہلے ضرور نکال دینے چاہئیں اور دل کوبالکل خالی کر لیناچاہئے۔ اس میں حرج ہی کیاہے ۔اگر کوئی ایسے خیالات میں دنیاوی فائدہ سمجھتاہے تودل کو کہے کہ دن کو پھر یاد رکھ لینا۔ رات کو سونے کے وقت کسی سے لڑائی تو نہیں کرنی کہ ان کودل میں رکھا جائے۔ اول توایسا ہوگا کہ اگرایک دفعہ اپنے دل سے کسی خیال کی جڑ کاٹ دی جائے گی تو پھر وہ آئے گا ہی نہیں۔ دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے سے جو نقصان پہنچنا ہوتا ہے اس سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ ایک چیزجس قدر زیادہ عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہے اسی قدر زیادہ اپنا اثر اس پرکرتی ہے۔ مثلاً اگر اسفنج کو پانی سے بھرکر کسی چیز پر جلدی سے پھیر کر ہٹایا جائے تو وہ بہت تھوڑی گیلی ہوگی۔ لیکن اگر دیر تک اس پر رکھا جائے تو وہ بہت زیادہ بھیگ جائے گی۔ اسی طرح جوخیالات انسان کودیر تک رہیں وہ اس کے دل میں بہت زیادہ جذب ہو جاتے ہیں اورسوتے وقت جن خیالات کو انسان اپنے دل میں رکھے ان کو اس کی روح ساری رات دہراتی رہتی ہے۔ دل میں اگر کوئی ایسا خیال ہو تو وہ اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا رات کے وقت کا۔ کیونکہ دن میں دوسرے کاروبار میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ بُھلا دیتا ہے۔ لیکن رات کو بار بار آتا رہے گا۔ پس سوتے وقت اگر کوئی بُرا خیال ہو تو اسے نکال دینا چاہئے تاکہ وہ دل میں گڑ نہ جائے۔ کیونکہ اگر گڑگیا تو پھر اس کا نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ پھر اگر رات کوجان ہی نکل جائے تواس بدی کے خیال سے توبہ کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملے گا۔اس طرح نفس کو ڈرانا چاہئے اورجب ایک دفعہ خیال نکل جائے گاتو پھر اس سے نجات مل جائے گی۔ غرض سوتے وقت نفس میں بُرے خیالات نہیں رہنے دینے چاہئیں۔ جب اس طرح دل کو پاک وصاف کرکے کوئی سوئے گا تو تہجد کے وقت اٹھنے کی اسے ضرور توفیق مل جائے گی۔

(ذکر الٰہی ۔انوار العلوم جلد3ص 511-517)

****

ایک مقبول دعا

خلیفہ وقت کی دعا اور توجہ کی وجہ سے حج کے لئے روانگی ممکن ہو گئی

مولانا عبد المالک خاں صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیان کیا کہ آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتاتھا ۔چنانچہ آپ متعلقہ دفتر میں حاضر ہوئے۔اپنا مدعا بیان کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ بحری جہاز کی تمام سیٹیں بُک ہو چکی ہیں بلکہ بیس مسافر چانس پر بھی بکنگ کروا چکے ہیں۔اس لئے درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مکرم مولانا صاحب نے متعلقہ افسر سے درخواست کی کہ جیسے آپ پہلے بیس زائد درخواستیں لے چکے ہیں ایسے ہی ایک اور درخواست لے لیں۔ آپ کے اصرار پر جب آپ کے ساتھی کی حج پر جانے کی درخواست جمع ہو چکی تو آپ نے متعلقہ افسر کو بتایا کہ اس سال کوئی اور فرد حج پر جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج پر جائے گا۔ کیونکہ اس کو حج پر خلیفہ ٔ وقت نے بھجوایا ہے۔ اگرآپ اس کو حج پر بھجوانے میں مدد دیں گے۔ تو خدا آپ کو بھی برکتوں سے نوازے گا۔

چنانچہ آپ مربی ہاؤس واپس آکر روانگی کے دن کا انتظار کرنے لگے۔روانگی کے دن آپ کو فون آیاکہ بحری جہاز روانہ ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے ایک مسافر اچانک بیماری کے باعث سفر نہیں کرسکتا۔ چانس پر ٹکٹیں لینے والے دیگر لوگ دورہیں اس لئے آپ کے لئے موقع ہے اگر ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ اپنے ساتھی کو بندر گاہ پر لے آئیں تو وہ حج پر جاسکتا ہے آپ تو پہلے ہی اس یقین کے ساتھ تیار بیٹھے تھے کہ خلیفۂ وقت کا بھجوایا ہوا شخص ضرور حج پر جائے گا۔ چنانچہ آپ نے موصوف کو فوراً بندر گاہ پہنچایا۔ جو خلیفۂ وقت کی توجہ اوردعا کی وجہ سے حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ جو کہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

(الفضل 22مئی 2009ء)

آپ کا اپنا اخبار

احباب جماعت اور قارئین کرام!

روزنامہ الفضل لندن آن لائن ایڈیشن آپ کا اپنا اخبار ہے۔

- اخبار کو پڑھ کر اپنی آراء اور تجاویز سے ضرور آگاہ کریں۔
- علمی،ادبی اور تحقیقی موضوعات پر مختصر مگر ٹھوس مضامین اور آرٹیکلز کمپوز کرکے مندجہ ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال فرمائیں اور مزید تفصیلات کے لئےان میں سے کسی ایک پر رابطہ کریں

info@alfazlonline.org

0044 74 9378 5065

0044 79 5161 4020

(ایڈیٹر)

”جو صحیح ہے وہ کریں“

”فَضْل“ ض پر جزم کے ساتھ ایک عربی لفظ ہے۔جس کے معنی اللہ کی طرف سے عنایات کے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ اس ناطے سے روزنامہ الفَضْل لندن ہے نہ کہ الفَضَل۔ ہمارے ایشیائی ماحول میں ہم اِسے ضَ پر زبر کے ساتھ الفَضَل بولتے ہیں اور یہ غلط العام ہوگیا ہے۔

لندن سے اخبار جاری ہونے سے قبل خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی درخواست کی تو آپ نے تحریر فرمایا۔

”جو صحیح ہے وہ کریں“

لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ اب سے روزنامہ الفَضْل کو ض silentرکھ کر ادا کریں۔اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں اِسے مخلوق خدا کے لئے فضل خداوندی بنائے۔

(ایڈیٹر)

تحریک جدید۔ایک الٰہی تحریک

"تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی اور برکت دے گا۔" حضرت مصلح موعودؓ

سلطان نصیر

حضرت مصلح موعودؓ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید ہونے کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

"میں نے کہا ہے کہ میں نے تحریک جدید جاری کی۔ مگر یہ درست نہیں۔ میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کردیا۔

پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27نومبر 1942ء، مطبوعہ الفضل 2دسمبر 1942ء)

تحریک جدید کیا ہے ؟

اس کی مختصر مگر جامع تعریف کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

"تحریک جدید کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔"

(خطاب فرمودہ 27 دسمبر 1942ء بر موقع جلسہ سالانہ)

تحریک جدید کا پس منظر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے سال تحریک جدید کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعودؑ کا نام لینے والا ہو....

اس پس منظر میں 1934ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کاآغاز فرمایا۔اس وقت کے اقتصادی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس وقت کی جماعت کی غربت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنے اندازے کے مطابق 27 ہزار روپے کی تحریک فرمائی اور اس پر بھی آپ کا یہ تاثر تھا کہ اس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔یا یوں کہنا چاہئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لئے قربانی مانگی جائے ۔ چنانچہ آپ نے 3 سال کے لئے اس چندے کا اعلان فرمایا جس کے ذریعے سے تمام دنیا میں تبلیغ کی داغ بیل ڈالی جاتی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5نومبر 1982ء)

تحریک جدید کے بنیادی اصول

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے بنیادی اصولوں کے متعلق فرمایا:

"تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصول پر ہے، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی تھی کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر اور ترویج کی جائے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پیغام دیاہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں ۔

پس تحریک جدید کی بنیاد بھی اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28نومبر 1952ء)

مطالبات تحریک جدید

مطالبات تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی مختلف سالوں میں اس تحریک جدید کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرماتے رہے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں اور کس طرح ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔اس وقت شروع میں آپ نے جماعت کے سامنے 19 مطالبات رکھے اور پھر بعد میں مزید بھی رکھے۔ یہ تمام مطالبات ایسے ہیں جو تربیت اور روحانی ترقی اور قربانی کے معیار بڑھانے کے لئے بہت ضروری ہیں اور آج بھی اہم ہیں، جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3نومبر 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"تحریک جدید کو چاہئے کہ وہ اس پہلو کی طرف بھی توجہ کرے۔ جہاں مالی قربانی میں اضافہ ہورہا ہے وہاں وقتاً فوقتاً تحریک جدید کے 19 نکاتی پروگرام کو مختلف رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہئے تاکہ ہمارے قدم متوازن طور پر آگے بڑھیں ہمارے کردار میں بھی برکت مل رہی ہو اور ہمارے قربانیوں کے معیار میں بھی برکت مل رہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28اکتوبر 1983ء)

تحریک جدید جاری کرنے کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مبلغین تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں، وہاں مشن کھولے جائیں، مساجد تعمیر کی جائیں ... اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے ۔ آپ نے ایک دفعہ بڑے درد سے فرمایا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ پس آج ہم خوش تو ہیں کہ عیسائیت کے گڑھ میں ہم نے خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے ایک اور مسجد کا افتتاح کر دیا ہے۔ لیکن یہ ہماری انتہا نہیں ہے۔ ہمارے مقصد تو تبھی پورے ہوں گے جب ہم ہر شہر میں، ہر قصبے میں اور ہر گاؤں میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے مسجد تعمیر کریں گے اور اس کو پھر خالصتاً خدائے واحد کی عبادت کرنے والی روحوں سے بھر دیں گے۔

پس یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ واقفین زندگی اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور اسی روح کے ساتھ زندگیاں وقف کرنی چاہئیں ہمارے سارے مربیان کو، سارے واقفین زندگی کو اور یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ مجاہدین تحریک جدید مالی قربانیاں خداتعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں اور اس روح کے ساتھ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جب یہ جذبہ ہر دل میں ہو گا تو قربانیوں کے معیار بھی بڑھیں گے اور ہر ایک اس صرف اس وجہ سے تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہا ہو گا کہ مجبوری ہے اس کو سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے توجہ دلائی گئی ہے، بلکہ دلی جوش اور جذبے کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11نومبر 2005ء)

تحریک جدید کا مقام

تحریک جدید کے مقام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ تحریک جدید کی ابتداء سے قبل اگرچہ احمدیت دنیا کے ملک ملک میں پہنچ چکی تھی اور قریباً ہر ملک میں دو ایک خاندان احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے تھے لیکن منظم طور پر اس وقت کے ہندوستان سے باہر ابھی کام نہیں شروع ہوا تھا۔ اگرچہ جماعت اپنے مرکز اور اس ملک میں جہاں جماعت کا مرکز تھا، مضبوط ہورہی تھی اور پھیل رہی تھی اور وسعت اختیار کررہی تھی اور طاقت پکڑ رہی تھی۔ لیکن اپنے مرکز کے ملک سے باہر منظم اور وسیع اور موثر اور کامیاب کام ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ پھر تحریک کی ابتداء 1934ء میں ہوئی تو جس طرح کوئی طاقت اپنی حدود میں سما نہ سکے اور پھر وہ زور لگا کر باہر نکلے اور پھیلے، اس طرح جماعت احمدیہ کی طاقت، جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے قائم کیا تھا، ملک ہند میں سما نہ سکی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ وہ ملک ہند سے باہر نکلی اور بڑے زور اور جذبہ اور قربانیوں کے ساتھ جماعت نے بیرون ہند غلبہ اسلام کی مہم کی کامیاب اور شاندار ابتداء کی۔"

(خطبہ جمعہ،9نومبر 1973ء)

تحریک جدید کے ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جو تحریک مخالفین کے حملوں کو روکنے اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جاری کی تھی جو یقیناً اُس حکیم اور عزیز خدا سے تائید یافتہ تھی اور بڑی حکمت سے پُر تھی اور نظر آرہا تھا کہ اس کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت نے دنیا میں پھیلنا ہے اور غلبہ حاصل کرنا ہے، جس کے تائید یافتہ ہونے کا ثبوت آج کل ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں پھیلے ہوئے جو جماعت کے مشن ہیں، مساجد ہیں اور پھر ہر سال جو سعید روحیں جماعت میں شامل ہوتی ہیں ان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ مخالفین جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اٹھے تھے، یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، ان کا تو کچھ پتہ نہیں ہے کہ کہاں گئے لیکن جماعت احمدیہ، تحریک جدید کی برکت سے، مالی قربانیوں کی برکت سے، ایک ہونے کی برکت سے، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی برکت سے، خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کی برکت سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کی برکت سے (جیسا کہ میں نے کہا) دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے (اب 213 ممالک) اور ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی، مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجا لانے اور اطاعت میں بڑھنے والا ہے اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ پس یہ ہیں اس حکیم اور عزیز خدا کی قدرت کے نظارے جو جماعت کے حق میں وہ دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس گروہ میں شامل رکھے جو اِبْتِغَآءَ لِوَجْهِ اللّٰہِ کے نمونے دکھانے والے ہوں اور ہم اسلام کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9نومبر 2007ء)

ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزفرماتے ہیں۔

”تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنان احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے لیکن آپ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔

آج ہم جومساجد بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے ۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7نومبر 2008ء)

تحریک جدید قرب الٰہی میں بڑھنے کا ذریعہ

حضرت مصلح موعودؓفرماتے ہیں۔

”پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو ۔آگے بڑھو اور خداتعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان اور مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے ۔اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردواور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت، آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اوروہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیاکی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26نومبر 1943ء)

مبارک ہیں وہ جوبڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔

”حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی عظمت، بانی تحریک جدید کی زبانی یوں بیان کی۔آپ فرماتے ہیں کہ۔

یاد رکھو ، تحریک جدید خداتعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کوبرکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جوبڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گااور خداتعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خداتعالیٰ خود متکفل ہوگااورآسمانی نوران کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اوردنیاکوروشن کرتارہے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7نومبر 2003ء)

محاسنِ قرآن کریم

بیان فرمودہ : حضرت اقدس مسیح دوراں مرزا غلام احمد قادیانیؑ

ہے شکر ربِّ عزّوجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

اُس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا

اُس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا

اُس سے خدا کا چہرہ نمودار ہوگیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بیکار ہوگیا

وہ رہ جو ذاتِ عزّوجل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہّر بناتی ہے

وہ رہ جو یار گم شدہ کو کھینچ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے

وہ رہ جو اُس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ رہ جو اُس کے پانے کی کامل سبیل ہے

اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دُھوپ پاتے ہیں

دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرّہ بھر

پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اسکی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21ص 11، 12)

الفضل میں شذرات کا دلچسپ سلسلہ

غیروں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے اور الفضل کو پہلے سے زیادہ مفید بنانے کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصی ہدایت پر شذرات کا ایک دلچسپ علمی سلسلہ شروع کیا گیا جو 20.گست 1952ء سے لے کر 27 فروری 1953ء تک جاری رہا۔

اس نئے کالم کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ حضورؓ نہایت باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اس پر نظرثانی فرماتے۔ حضورؓ کے ملاحظہ کے بعد اس کا مسودہ روزانہ لاہور بھجوادیا جاتا تھا جہاں سے ان دنوں اخبار الفضل کی طباعت واشاعت ہوتی تھی۔

اس تعلق میں حضرت مصلح موعودؓ نے 22. اگست 1952ء کو ایک ضروری مکتوب رقم فرمایا جس سے اس کے پس منظر کا پتہ چلتا ہے۔ حضورؓ نے ایڈیٹرالفضل کو لکھا۔

”آپ کو ہدایت جاچکی ہے کہ ایڈیٹوریل چھوٹا لکھا کریں اور موجودہ فتنوں کے متعلق اور قومی مسائل پر زیادہ لکھا کریں اور ایڈیٹوریل کے بعد مولوی دوست محمد صاحب کے لکھے ہوئے شذرات شائع کیا کریں ... الفضل کے متعلق عام شکایت آرہی ہے کہ اس کا سٹینڈرڈ گر رہا ہے سوائے خاتم النبیین ﷺ نمبر کے کہ اس کی بیشک بہت تعریف آئی ہے۔ کثرت سے اعتراض ہوتے ہیں جن کے کوئی جواب نہیں دیئے جاتے اور اسی لئے ہم نے شذرات لکھوانے شروع کئے ہیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص412)

الفضل کی اشاعت کا مقصد

دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں الفضل نے جو نئے مقاصد سامنے رکھے۔ اس کی تفصیل اس کے 35 سال پورے ہونے پر شمارہ میں بایں الفاظ درج تھی۔

روزنامہ الفضل کاکیا مقصد ہے اور وہ کن عزائم کا علمبردار ہے اس کا جواب الفضل کی 35 سالہ تاریخ کا ایک ایک ورق دے رہا ہے۔

اسلام کے خوبصورت اور حسین چہرہ پر بیگانوں کی عداوت اور اپنوں کی غفلت کی وجہ سے شکوک و شبہات کے جو تاریک پردے پڑ چکے تھے انہیں دور کرکے دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کرانا اور اسلام کو اس کی عملی شکل میں قائم کرنا یہ وہ عظیم الشان مقدس فریضہ ہے جسے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے جماعت احمدیہ کامقصد وحید قرار دیا ہے اور اسی مقصد کی تکمیل میں اپنی بساط کے مطابق حصہ لینا الفضل کا پہلا اور آخری فرض ہے۔ اس فرض کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں سرانجام دینے کی کوشش کی جائے گی۔ الفضل اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر ظاہر کرنے اور اسے اپنی عملی صورت میں دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ الفضل جماعت احمدیہ اور اس کے اندرونی نظام کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کی روشنی میں مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کرے گا اور احباب جماعت کو سلسلہ کی اہم ضروریات سے آگاہ کرے گا۔کیونکہ یہی نظام دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد بننے والا ہے۔

اس وقت مسلمان جس نازک دور میں سے گزر رہے ہیں اور ہندوستان اور پاکستان میں مسلمانوں کے لئے جو اہم اور پیچیدہ مسائل پیدا ہوچکے ہیں ان کے سلسلے میں الفضل حضرت امام جماعت احمدیہ کے اہم اور گرانقدر ارشادات اور ہدایات کوجلد سے جلد اپنے قارئین تک پہنچانے کا فریضہ ادا کرے گا۔ اس وقت ملک میں جو ہولناک فسادات شروع ہیں۔ الفضل انہیں دور کرنے اور امن و امان کی فضا پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔جماعت احمدیہ کے مسلمہ اصول کے مطابق الفضل قیام امن کے لئے اور دیگر اہم امور کے سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اور اس سلسلہ میں حکومت کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاکریں کہ الفضل ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکے اور اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہو۔ آمین

(الفضل صد سالہ نمبر)

قرآن کریم سے محبت اور خدمت دین بجالانے والی ہمہ جہت شخصیت

مولانا بشیر احمد قمر

عبدالباسط بٹ

بچپن میں جبکہ ہم مبلغ سلسلہ کے لفظ سے نا آشنا تھے اور عربی زبان کے تعارف سے نابلد تھے اس وقت جماعت احمدیہ گوجرہ میں ایک مبلغ سلسلہ کی تقرری ہمارے لئے ایک خوشگوار خبر تھی۔ جبکہ جماعت احمدیہ گوجرہ اپنے وسائل سے مربی سلسلہ کی رہائش اور دیگر سہولیات کی متکفل نہ تھی۔ اس وقت ایک مربی سلسلہ کا آنا ہمارے بچپن میں ایک منفرد واقعہ تھا۔ سفید لباس، شیروانی، پگڑی زیب تن کئے، ہاتھ میں چھڑی پکڑے، باریش اور مستعد اور متناسب وجود والے مربی سلسلہ تشریف لائے۔ ان کا نام مولانا بشیر احمد قمر تھا۔ یہ شخصیت مجھ پر ایک اثر چھوڑگئی۔ مکرم بشیر احمد قمرمربی سلسلہ کی آمد سے جیسے ہماری مسجد میں بہار آ گئی۔ نماز باجماعت، اخلاص و وفا کے جذبےمیں مزید نکھار آگیا اور احباب جماعتی نظام کے ساتھ ایک خاندان کی طرح مزید مر بوط ہو گئے۔ نمازوں کی ادائیگی، نماز جمعہ، عیدین اور دیگر تقریبات کی انجام دہی میں انہوں نے تربیت کا منفرد انداز اپنایا اور احمدیوں کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ایک حقیقی خاندان میں ڈھالنے کی کوششیں شروع کر دیں تا کہ ایک اجتماعیت سے احمد ی اپنے فرائض کو ادا کر سکیں اور معاشرہ کے فعال اور نافع الناس وجود بن سکیں۔

تربیت کا انداز انتہائی پُر اثر اور پرخلوص تھا جس سے مبلغ سلسلہ کے دل سے نکلی آواز کو خدائی فضل نے اپنا رنگ دے دیا اور احباب جماعت گوجرہ کے دلوں میں نیکی کی لہر دوڑگئی تمام بزرگوں نے آپس کی ناراضگی، غلط فہمی یا بھول کو دل سے ایسے نکال دیا جیسا اس سے قبل کچھ ہوا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سے روشناس کروانے پر ان کا احترام مزید بڑھ گیا۔ نمازوں کی ادائیگی مسجد میں پہلے ہی جاری تھی اب اس میں دوام آگیا مسجد کی رونق بڑھنے لگی نمازیوں میں اضافہ ہوگیا۔ نماز فجر کے بعد ترجمۃ القرآن کلاس کا ایک عجیب سماں ہوتا تھا۔ خاکسار بھی اس میں حصہ لیتا تھا۔ آپ کو قرآن کریم سے بےحد محبت تھی۔ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے۔ آپ کا طرزتدریس انتہائی عالمانہ ہوتا تھا سیکھنے والے آپ کے طرز تدریس سے بہت خوش اور مطمئن ہوتے تھے۔ شاید اس لئے حضرت خلیفہ المسیح الرابعؒ کی نظر شفقت ان پر بطور ناظر تعلیم القرآن اور وقف عارضی پڑی اور آپ کی خدمت کوقبول کرتے ہوئے ان کے جان سے عزیز شعبہ میں ان کا تقرر ہوگیا۔ نماز عشاء کے بعد درس حدیث بھی مجھے یاد ہے۔ آپ ایک علمی شخصیت کے ساتھ ساتھ فکروتدبر اور تحقیق و مطالعہ کی عادت رکھنے والے بزرگ تھے۔ نماز مغرب کے بعد درس ملفوظات بھی ان کا جاری کیا ہوا تھا۔ بچوں کی تربیت کے لئے ان کو نمازوں کی طرف رغبت دلائی نیز ترجمہ القرآن کی تلقین کی۔ آپ کے تربیت یافتہ بچے اندرون و بیرون ملک مختلف شعبہ جات میں خدمت دین میں مصروف اور ان کے لئے دعا گو ہیں۔

آپ کی طبیعت میں عاجزی، انکساری اور خاکساری کے ساتھ دھیما پن اوربے تکلفی بھی تھی۔ تبلیغ کے منفردطریق کی وجہ سے زیرتبلیغ افراد کی اکثریت ان کی مداح بن گئی اور جماعت احمدیہ کے عقائد کوسمجھ لیا تھا۔ اس زمانہ میں اتنی سہولتیں رسل ورسائل اور رابطے کی نہ تھیں اس لئے ربوہ سے واپسی پر احباب جماعت کی آگاہی کے لئے خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ضرور لاتے اور احباب کو سناتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا نام انتہائی احترام اخلاص اور ادب سے لیتے۔ خلافت احمدیہ سے وارفتگی کا تعلق ان میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ مرکز سلسلہ سے رابطہ اور خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق خطوط اور ملاقات کی طرف منفردطریق پرتوجہ دلاتے کہ خلافت سے وابستگی میں ہی ہماری فلاح ہے۔

واقف زندگی کی خدمت کا کوئی مخصوص علاقہ نہیں ہوتا۔آپ نے پاکستان میں مختلف علاقوں کے علاوہ بیرون پاکستان بھی خدمت کی توفیق پائی۔اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1999ء میں ان کو ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی مقرر فرمایا۔ آپ سے جب بھی ملاقات ہوتی تمام حالات سے آگاہی حاصل کرتے اور سب کو یاد کرتے دعائیں دیتے۔ اسی دوران خاکسار کو بطور سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی ضلع شیخوپورہ کی خدمت کی توفیق ملی پھر ان کے زیرسایہ خدمت کے مواقع میسر آئے۔ ان کا تربیت اور احباب جماعت کو پیغام دینے کا طریق سادہ اور عام فہم ہوتا تھا۔ اس تربیتی طریقہ سے خوردو کلاں تمام امور سے آگاہی حاصل کرنے میں آسانی محسوس کرتے تھے۔ آپ کو قرآن حکیم سے بے انتہا محبت تھی قرآنی تعلیم کو عام کرنے کے لئے ہروقت تیار رہتے۔ تعلیم القرآن کلاس کو مؤثر رنگ میں احباب جماعت کی تربیت کے لئے استعمال کیا اور اس کے ذریعے سینکڑوں اساتذہ تیار کئے۔ اپنے پیچھے اساتذہ اور شاگردوں کی شکل میں ایسا قافلہ چھوڑ گئے ہیں جو انسانیت کوقرآن حکیم کے فیضان سے سیراب کرتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی کو حسن عمل اور خوش اسلوبی سے ایسا فعال بنایا کہ اس کے واضح ثمرات احباب جماعت کے لئے باعث برکت ہیں۔ اپنے

مولانا بشیر احمد قمر

ذاتی نمونہ، تقاریب اور تحریروتقریر سے قرآنی تعلیم کو پھیلانے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔روزنامہ الفضل میں ان کے شائع ہونے والے ڈھیروں مضامین اس بات کے گواہ ہیں۔

خدمت انسانیت ایک ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالی کے محبوب اور پیاری مخلوق خدا کے لئے ایک رحمت ہوتے ہیں۔ کسی کی دل آزاری ان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے۔ ہمدردی اورغمگساری ان کے من میں رچی بسی ہوتی ہے ۔ انسانی ہمدری میں بھی آپ کا کر دار احباب جماعت کے ساتھ ساتھ غیراز جماعت کے لئے بھی ایک نمونہ ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے قیام گوجرہ کے دوران کئی سفید پوش گھرانوں کے بچوں کو طفولیت سے لے کر برسر روزگار ہونے تک اپنی نگرانی میں رکھا اور ان کی ہر ضرورت پوری کرنے کی چنداں کوشش کی۔

ترجمۃ القرآن سے محبت، قرآنی تعلیم سے عشق اور تفسیر میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ قرآنی تعلیم کو اپنی حرز جان بنانے اور ترجمۃالقرآن سیکھنے کے لئے ہر وقت احباب جماعت کو تلقین کرتے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ خود بھی کرتے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ عائلی معاملات میں بھی ایک نمونہ تھے۔ خَیْرُکُم خَیْرُکُم لِاَھْلِہٖ کی عملی تصویر تھے۔ بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔ ان کی اہلیہ نے بھی ان کے ساتھ بھرپور ساتھ دیا۔ اسلامی روایتوں کے امین ہوتے ہوئے ہر وقت تلقین و عمل کا سلسلہ جاری رکھا۔ رشتہ داروں کے ساتھ بھی تعلقات مثالی تھے۔ باریک بینی سے تمام امور کا جائزہ لے کر عمل اور نصیحت کرتے۔

وقف زندگی ایک انتہائی مشکل اور کٹھن راہ ہے جس پر چلنا استقامت اور دوام کے ساتھ قربانی مانگتا ہے نظام سلسلہ کے تمام امور میں اطاعت سے سرشار ہو کر ان تمام مراحل کو

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline Face book:alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

طے کرکے اور تا دم واپسیں اس بات پر قائم رہنا ایک خدائی فضل کے ساتھ ذاتی ضبط کی اہم مثال ہے۔ آپ اس بارہ میں اپنی مثال آپ تھے اور تمام امور میں اپنے نمونہ کو اس رنگ میں پیش کرتے کہ واقف زندگی کا وقار اور مقام متاثر نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دی گئی ہدایات کو احباب جماعت پر واضح کرنا اور اس عمل کی نگرانی کرنا اور اس کے باثمر نتیجہ حاصل ہونے تک کوشش جاری رکھنا واقف زندگی کا بنیادی وصف ہوتا ہے جس کو مربی صاحب نے کماحقہ تمام

زندگی بھر پور طور اپنے کردار و اخلاص سے لوگوں کو راہ مستقیم دکھائی۔آپ نے چار خلفاء سلسلہ کی سرپرستی میں کام کیا اور ان کی دعاؤں سے بھرپور حصہ لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ مربیان و مخلصین میں آپ کی تدفین ہوئی۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر 2008ء میں ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہمارے مولانا بشیر احمد صاحب قمرجو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ ان کی کل 9۔اکتوبر کو وفات ہوئی ہے، آپ کی عمر 74سال تھی اور آخروقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کی توفیق دی، کچھ عرصہ پہلے یا چند دن پہلے ان کو انفیکشن ہوا۔ اس کے بعد نمونیہ ہو گیا تھا جو وفات کی وجہ بنا۔ آپ نے 1950ء میں اپنی زندگی وقف کی تھی۔ 1958ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور پھر پاکستان میں، غانا میں، فجی میں خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو 1999ء میں ناظر تعلیم القرآن مقرر کیا گیا تھا۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، بہت سادہ مزاج تھے، افریقہ میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ افریقن لوگوں کے ساتھ بڑا پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ بڑے انتھک محنتی اور اکیلے رہے اور کوئی شکوہ نہیں اور خود ہی کھانا پکا بھی لیتے تھے، مختصر سی خوراک ، بڑے دعا گو، نیک اور متقی انسان تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے انہوں نے مجھے اپنی صحت کے بارہ میں مختصر خط لکھا بڑے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں اور ساتھ لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک، مددگار اور تعاون کرنے والے لوگ ہمیشہ مہیا فرماتا رہے۔ بڑا درد تھا، بڑا اخلاص کا تعلق تھا اور بے نفس ہو کر خدمت کرنے والے انسان تھے“

(روزنامہ الفضل 2دسمبر 2008ء)

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے ان کے لواحقین کا حامی و ناصر ہو اور ان کے اوصاف حمیدہ کو اپنی اگلی نسل میں جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

******

ریاض احمد ملک

بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون بھیرہ کے گیارہ احباب

خاکسار کو جلسہ سالانہ قادیان 2012ء میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات سے حصہ لینے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔بہشتی مقبرہ قادیان میں حاضری دینے اور حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مزار مبارک اور تمام خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کی قبور پر اور دوسرے تمام بہشتی مقبرہ کی قبور اور یادگار پر دعائیں کرنے کا اللہ تعالیٰ نے بھر پور موقع دیا اور ان کی وفا، قربانی اور اطاعت کے جذبہ پر رشک آیا۔ اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں۔ اور کوشش کر کے بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون بھیرہ کے ان وفا کے پتلوں کے کوائف اکٹھے کئے۔بھیرہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی جائے پیدائش و رہائش ہونے کا اعزاز حاصل ہے اس گاؤں کے مدفون موصیان کی بغرضِ دعا فہرست پیش خدمت

بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون بھیرہ کے موصیان

1. مکرم مستری محمد ولد مستری حافظ اسماعیل عمر55 سال(بلا وصیت)
2. حضرت حکیم فضل دین (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) وصیت نمبر42تاریخ وفات7اپریل1910ء،عمر75سال،حصہ وصیت1/3
3. مکرم حافظ محمد ولد سلطان احمد،وصیت نمبر,103تاریخ وفات 4نومبر1918ء، عمر 55سال، حصہ وصیت1/4
4. حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ ولد حافظ مولوی غلام رسول ،وصیت نمبر109تاریخ وفات 13مارچ 1914ء حصہ وصیت 1/10
5. مکرم غلام نبی ولدغلام مرتضیٰ ،وصیت نمبر 403 ،تاریخ وفات یکم جنوری1918ء، عمر 80سال ، حصہ وصیت1/10
6. مکرم مستری عبدالرحمٰن ولدمستری قمر الدین ،وصیت نمبر677، تاریخ وفات 5نومبر1915 عمر 34سال ، حصہ وصیت1/10 مکرمہ کریم بی بی زوجہ مستری احمد دین،وصیت نمبر 1596، تاریخ وفات 25نومبر 1945ء ، عمر 70سال، حصہ وصیت1/10
7. مکرم ماسٹر عبدالرؤف ولد غلام محمد ،وصیت نمبر2100، تاریخ وفات10مئی1940ء، عمر70سال، حصہ وصیت1/10
8. مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ ولد غلام محی الدین ،وصیت نمبر 2730 ،تاریخ وفات مئی 1940ء، عمر 45سال، حصہ وصیت1/10
9. مکرمہ عائشہ بی بی دختر حکیم شیخ احمد ،وصیت نمبر4316، تاریخ وفات22 مارچ1945ء، عمر 68سال، حصہ وصیت1/6
10. مکرم محمد صدیق ولد مولا بخش ،وصیت نمبر4580 ، تاریخ

وفات7 ستمبر1941ء، عمر24 سال، حصہ وصیت1/10 یادگار نمبر54

اس فہرست کو ترتیب دے کر الفضل میں اشاعت سے مقصود یہ ہے کہ اس زمرہ ابرار کے لئے دعاؤں کے جاری و ساری سلسلہ میں ایک شدت اور گہرائی پیدا ہوان سابقوں کی اولادوں میں سے جو ابھی تک نظامِ وصیت میں شامل نہیں ہو سکے انہیں شمولیت کی تحریص و ترغیب ہو بالعموم جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کے مقرر فرمودہ اس عظیم الشان با برکت نظام کا حصہ بننے کی بھر پور تحریک ہو۔

بہت بڑا ہے تمہارا مقام بہشتی مقبرہ کے مکینوں
تمہارے مرتبے کو سلام بہشتی مقبرہ کے مکینوں
تم نے شمعِ محمدی پر قربان کر دیئے جان و دل
تمہارے عزم و حوصلہ کو سلام بہشتی مقبرہ کے مکینوں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں کی قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

پہلے بھی ہوا ہے

منصور فقط آج سرِ دار نہیں ہے
الحاد کا الزام! یہ پہلے بھی ہوا ہے

طوفانِ حوادث میں خدا والوں کو کافی
اللہ کا اِک نام، یہ پہلے بھی ہوا ہے

لازم ہے کہ کرے کوئی حنوط آج کے فرعون
عبرت کے لئے کام یہ پہلے بھی ہوا ہے

پہلے بھی کٹی ہیں سرِ دربار زبانیں
حق گوئی پہ کہرام یہ پہلے بھی ہوا ہے

لُٹتی رہی مجبور حیا خواب گھوں میں
دَر پردہ، سرِ عام، یہ پہلے بھی ہوا ہے

انصاف کی خواہش کسی دربارِ ستم سے
ہو موت کا پیغام، یہ پہلے بھی ہوا ہے

اب لوگوں کے ایمان بھی پرکھیں گے زمیں پر
کچھ لوگوں کو الہام یہ پہلے بھی ہوا ہے

خوش فہمی ہے یہ مالکِ تقدیرِ امم ہیں
کم فہموں کو ابہام یہ پہلے بھی ہوا ہے

مقصود رہا ملاّ کا خوشنودئی حُکام
مٹتا رہا اسلام، یہ پہلے بھی ہوا ہے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ